رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۸۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

رسالہ

# الحافظ

شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور کا ماہوار علمی رسالہ

زیر حمایت سرکار حجۃ الاسلام اعلیٰ حضرت مجتہد پنجاب مدظلہم العالی

مدیر

المتمسک بالثقلین

حکیم شیخ بہادر حسین

نے

دفتر الحافظ لاہور موچی دروازہ سے شائع کیا

# مقاصد

(۱) مدرسۃ الحفاظ کی ضرورت اور اسکی روئداد کی ماہانہ رپورٹ شائع کرنا۔ (۲) شیعہ ینگ مین سوسائٹی کی ماہانہ کارگذاری کا درج کرنا۔ (۳) رسولِ اسلام کا خاتم الانبیا و اشرف الخلائق ہونا۔ (۴) شرع اسلام کی حقانیت اور اسکی صداقت اور افضل الادیان ہونا۔ (۵) آئمہ علیہم السلام کے علمی کارنامے۔ (۶) اصحابِ ابرار رسول مختار علیہ السلام کے مفید اور دلچسپ حالات۔ (۷) قرآن کریم کا افضل الصحائف و معجزہ ہونا اور حل متشابہات آیات (۸) تبلیغ مذہب حقہ ناجیہ و حمایت اسلام و ازالہ شبہات (۹) مرزائیوں، وہابیوں، چکڑالویوں اور سنیوں کے اعتراضوں کے مہذبانہ جوابات (۱۰) اصلاح رسوم منہیہ شرعیہ (۱۱) شیعوں کی ضروریات اور شیعی دنیا کی خبریں۔ (۱۲) طبی نکات۔

# قواعد

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۱۲ تاریخ کو شائع ہوا کریگا۔ (۲) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔ (۳) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ (۴) اجرت اشتہارات بذریعہ خط و کتابت یا زبانی طے ہوگی۔ (۵) علمی مضامین بنام مدیر اور دیگر دریافت طلب امور بنام مینیجر۔ (۶) مضامین بپابندی ضوابط رسالہ ہر انگریزی مہینہ کی پہلی تاریخ تک دفتر الحافظ میں پہونچ جانے چاہئیں۔ (۷) الحافظ کا سالانہ چندہ عوام سے دو روپیہ اور رؤسا و والیان ملک کے لئے کوئی قید نہیں جو رحمت فرمائیں۔

نوٹ:۔ مضامین مختصر، خوشخط اور عام فہم ہوں۔ عربی عبارت با ترجمہ ہونی چاہئے۔

# شرح اجرت اشتہار

| مقدار | سالانہ | ششماہی | سہ ماہی | ایک بار | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| پورا صفحہ | للعہ ۱۲ | سےعہ | صہ | عہ ۲ر | فی سطر ۲ر۔ اس میں |
| نصف صفحہ | منلہ ر | سے ۶ر | للعہ ر | ۸عہ ر | رعایت کی گنجائش |
| چوتھائی صفحہ | صہ ر | سے ۳ر | عہ | عہ ر | نہیں۔ |

الحافظ

سالانہ قیمت دو روپے | فی پرچہ قیمت تین آنے

جلد اول — بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ مطابق ماہ اگست ۱۹۲۵ء — نمبر ۶



# باب الفتاویٰ

**سوال:** حضرت امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی فاطمہ تھی یا نہیں اور کیا بحالت علالت اسکو سید الشہدا علیہ السلام مدینہ منورہ میں چھوڑ گئے تھے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے۔ بینوا و توجروا

**الجواب:** حقیقت الامر یہ ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادیاں بنابر قول مشہور دو تھیں ایک سکینہ دوسری فاطمہ صغرا اور بنابر روایات معتبرہ یہ دونوں صاحبزادیاں معرکۂ کربلا معلی میں امام حسین کے ہمراہ موجود تھیں امام علیہ السلام کا مدینہ منورہ میں فاطمہ صغرا کو چھوڑنا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوتا۔ بجز اس ایک روایت کے جسکو مقتل میں اخطب خوارزم سنی نے نقل کیا ہے۔ اور مجلسی نے اسکو روایت غریبہ سے تعبیر کیا ہے۔ وہو العالم

**سوال:** کافر کا بنا ہوا جوتہ نجس ہے یا پاک اور اسکو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** کافر کا بنا ہوا جوتہ ناپاک ہے۔ بہر حال اسکو استعمال نہ کرنا چاہیے۔ وہو العالم۔

**سوال:** مرتد ملی اور فطری میں کیا فرق ہے۔ اور ان کی توبہ قابل قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب:** جو شخص ملت کفر پر پیدا ہو کر اسلام اختیار کرے پھر کافر ہو جائے اسکو مرتد ملی کہتے ہیں۔ ایسا شخص اگر کفر سے توبہ کر کے پھر اسلام میں داخل ہونا چاہے۔ تو اسکی توبہ قبول ہو سکتی ہے اور جو شخص ملت اسلام پر پیدا ہو کر کافر ہو جائے اسکو مرتد فطری کہتے ہیں اور اسکی توبہ دوبارہ مسلمان ہونے کیلئے بحسب ظاہر قبول نہیں ہو سکتی۔ وہو العالم۔

**سوال:** بعض امام باڑوں میں ایسی تصاویر موجود ہیں جو آئمہ کیطرف منسوب ہیں یعنی جناب امیر علیہ السلام کی تصویر یا امام حسن و امام حسین کی تصویر۔ جناب شریعتمدار کا ان کے متعلق کیا حکم ہے کیا ایسی تصاویر آئمہ معصومین کی تصاویر ہو سکتی ہیں اور انکی تعظیم کیجائے یا نہیں۔

**الجواب:** تصاویر ذوی الارواح علی العموم بنانا حرام ہے۔ اور جن تصاویر کو حضرات آئمہ معصومین کیطرف منسوب کیا جاتا ہے میرے نزدیک وہ تصاویر فرضی یا خیالی ہیں۔ یہ ناممکن نہیں ہے کہ کوئی کامل مصور شمائل مروّیہ آئمہ کو اپنے ذہن میں تصور کرے اور ایک ذہنی صورت کھینچ لے۔ تو اسکو اصلی تصویر نہیں کہا جا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ وہ خیالی تصویر قرار پا سکتی ہے۔ بہر حال انکی بے احترامی نہ ہونی چاہیے اور انکو تصاویر آئمہ بھی نہ سمجھنا چاہیے۔ بہتر ہوگا کہ ایسی تصاویر کو امام باڑوں میں نہ رکھا جائے۔

احقر علی الحائری

# شذرات

لاہور میں بفضلہ تعالیٰ عشرہ محرم الحرام بعافیت تمام گذر گیا۔ سنین ماضیہ سے زیادہ اس سال تعزیہ داری میں ترقی کے آثار نمودار تھے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ بکثرت مجالس عزا میں شریک ہوتے رہے۔ خصوصاً مواعظ قبلہ و کعبہ سرکار شریعتمدار صدر المفسرین علامہ حائری مجتہد العصر دام ظلہٗ جہاں کہیں بھی ہوئے۔ وسیع سے وسیع امام بارہ میں بھی لوگوں کو جگہ نہ مل سکی۔ چھتوں پر، درختوں پر، در و دیوار پر تمام انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ غرض مواعظ میں قدرتِ خدا نظر آتی تھی۔ کثیر التعداد عوام الناس کے علاوہ چار نفر مولوی صاحبان اہلِ خلاف بھی مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر مذہب حق میں داخل ہوئے ہیں۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ یہ حق کا غلبہ ہے۔ اور جناب قبلہ و کعبہ علامہ صاحب دام ظلہٗ کی تقریر کی تاثیر ہے۔ کہ مجمع میں خواہ کسی مذہب و ملت کا آدمی ہو ناممکن ہے کہ ان کی تقریر کی خداداد تاثیر سے متاثر نہ ہو وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ہم نے بھی بڑے بڑے لیکچرار۔ مقرر۔ سپیکر۔ واعظ دیکھے اور ان کے افادات سے مستفید بھی ہوئے۔ مگر یہ خداداد حسن آپ ہی کے لئے ودیعت رکھا گیا۔ یزدان پاک بحرمت صاحب لولاک آپ کا سایہ تادیر اسلام و اہل ایمان پر قائم رکھے۔ بقول جناب السید صادق حسین صاحب بی اے سب رجسٹرار ضلع شاہجہان پور "لیکن خدا بھلا کرے علامہ السید علی الحائری کا جن کے ذریعہ یہ عقدہ آخرکار حل ہوا۔ موصوف کی ہستی پر قوم جس قدر فخر کرے زیبا ہے۔ جب ضلالت کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ نورِ ہدایت بھی ساطع ہوتا ہے۔ زندہ باد علامہ حائری (کہو آمین) (درِ نجف یکم جون ۲۵ء جلد ۵ نمبر ۲۲)۔

## مہندیاں

اس سال بخلاف سنین ماضیہ لاہور میں کثرت سے ساتویں کو مہندیاں نکلیں اور حسب معمول مقررہ راستوں سے گذریں۔ چھ ذوالجناح چھ امام باڑوں سے نکالے گئے۔ اور سوائے امام باڑہ نواب زادہ نثار علیخاں صاحب کے تمام امام باڑوں میں گئے۔

## عاشورہ

لاہور کا عاشورہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے دور دراز مقامات تک مشہور ہے۔ صبح عاشورہ

لاہور میں قابل دید منظر ہوتا ہے ۔ بوثوق کہا جاسکتا ہے ۔ کہ زمین کے کسی طبقہ پر ایسی دردناک صبح طلوع نہیں ہوتی ۔

اس سال تمام وقفیات کا جائز متولی شرعاً اور قانوناً چونکہ خان بہادر نواب محمد علیخان صاحب بہادر سی، ایس، آئی قرار پا چکے ہیں ۔ اس لئے ذوالجناح عاشورہ جو ہمیشہ سے نواب صاحبان کیطرف سے نکلا کرتا تھا ۔ اس سال باجازت حکام عظام کربلائی نواب صاحب موصوف نے نکالا ۔ اور حسب معمول مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا پانچ بجے عصر کربلا گامے شاہ میں پہونچا دیا گیا ۔ اور نذور وغیرہ بھی آپ ہی نے تقسیم کیں ۔ اور ذوالجناح کے ہمراہ سینہ زنوں کی کثرت ٹولیاں تھیں ۔ اور رونق بھی بہت زیادہ تھی جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی ۔

## شکریہ حکام

اس میں شک نہیں کہ سرکار کربلائی نواب صاحب بہادر دام اقبالہٗ کے رسوخ اور ہر دلعزیزی کا یہ بیّن ثبوت ہے کہ شیعہ سُنّی اور ہندو مسلمان اظہار ہمدردی کے لئے برابر ذوالجناح کے ہمراہ رہے ۔ حکام اعلیٰ بھی جلوس میں بغرض انتظام موجود تھے ۔ پولیس کا انتظام بہت اچھا تھا ۔ حسنِ انتظام کے سبب سے کسی صاحب کو معمولی شکایت کا بھی موقع نہیں مل سکا ۔ اس لئے خاص طور پر ہم تمام حکام اعلیٰ اور پولیس عہدہ داران کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔

## مدرسۃ الحفاظ

مدرسۃ الحفاظ کو جس اعلیٰ سکیم پر چلانا مقصود ہے ۔ اس کے متعلق قوم سے جو کچھ توقع تھی ابھی تک پوری نہیں ہوئی ۔ مدرسہ میں جماعت اول کے طلبار کو باقاعدہ تعلیم دیجا رہی ہے ۔ حفظ قرآن کے علاوہ دینی مسائل، اصول اور فروع مذہب حقہ کی بھی تعلیم ہمراہ لازمی قرار دیگئی ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ سال گذرنے کو ہے اور اسوقت تک دوسری اور تیسری جماعت نہ قائم کیجا سکی ۔ اور اسکی وجہ صرف قوم کی بے توجہی ہے ۔

اکثر اس قسم کے خطوط وصول ہوتے ہیں کہ ہم دو طالبعلم اور چار طالبعلم فلاں ضلع سے بھیجتے ہیں ۔ بہت خوب سر آنکھوں پر ۔ مگر آب و معاش کا بھی تو انتظام ہونا چاہئے ۔ اس کیلئے دو صورتیں ہوسکتی ہیں ۔ ایک صورت یہ ہے کہ ضلع کے مومنین سالانہ پچاس روپے مدرسہ کے لئے ادا کریں ۔ تو اُس ضلع کیطرف

ایک لڑکا مدرسہ میں داخل ہوسکیگا۔ اور اُسکی تمام ضروریات کا کفیل مدرسہ ہوگا۔

اور جس ضلع سے مذکورہ رقم ۔ ملتی ہو۔ وہاں سے جو لڑکا مدرسہ میں داخل ہوگا۔ اس کا ولی دس روپے اس کی تمام ضرویات کے لئے ماہوار یا اسی حساب سے سالانہ ادا کرتا رہے گا۔

جن صاحبان کو اپنے بچے مدرستہ الحفاظ میں بھیجنے منظور ہوں۔ اس کے مطابق عملدرآمد کرنا ان کا فرض ہوگا۔

# مقاصد وقواعد مدرستہ الحفاظ

بعض حضرات قواعد و مقاصد مدرسہ کے متعلق متواتر خط بھیج رہے ہیں۔ اس لئے اطلاع عامہ کے لئے مقاصد وقواعد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

**مقاصد:۔** (۱) مدرستہ الحفاظ کا قائم کرنا۔ اور شیعہ نوجوانوں کو قرآن مجید وفرقان حمید کا حفظ کرانا۔ (۲) قرآن کریم کے ترجمہ اور قرأت کی تعلیم دینا۔ (۳) مطابق حدیث اہلبیت علیہم السلام تفسیر قرآن کا درس دینا اور خاص تفسیری نکات اور حل متشابہات قرآن سے اُنہیں واقف کرنا۔ (۴) بیرونجات کے شیعہ حفاظ طالب العلموں کی خوراک وجائے رہائش کا انتظام کرنا۔ (۵) برطانیہ عظمیٰ کی خیرخواہی و وفاداری پھیلانا۔

**قواعد:۔** (۱) چندہ ممبری کم سے کم آٹھ آنہ (۸) اور داخلہ ممبری صرف ایک روپیہ (عہ) ہوگا (۲) قرآن کریم کی حفظ وتعلیم کے لئے ہر اس ضلع سے فی الحال ایک ایک طالب علم مدرستہ الحفاظ میں داخل کیاجا دیگا۔ جہاں سے کم از کم مبلغ ۵۰ روپیہ مدرستہ الحفاظ کو مل چکے ہوں۔ جس کے خرچ خوراک وجائے رہائش کا انتظام اس شعبہ کے ذمہ ہوگا۔ یکمشت یکصد روپیہ امداد دینے والے کو مدرسہ کی جانب سے "معین الحفاظ" کا خطاب دیاجا دیگا۔ امید ہے کہ جملہ سادات و مومنین اسطرف اپنی عنایت توجہ مبذول فرماکر فلاح دارین حاصل کرینگے۔ اور اپنے اپنے ضلع کی جانب سے نقدی امداد اور ایک طالب الحفظ مدرسہ کے لئے بھیجدینگے۔ ہاں اگر کسی ضلع سے ایک سے زیادہ طالبعلم بھیجنا چاہیں۔ تو اپنے خرچ پر بھیج سکتے ہیں۔ ماہوار خرچ ایک طالبعلم کے لئے دس روپے ہونگے۔

**انجمن امامیہ بھیرہ:۔** افسوس انجمن مذکور کے اراکین میں کچھ عرصہ سے سخت مخالفت ہے۔ اور دونوں فریق کی جانب سے ایک دوسرے کے برخلاف دفتر میں بغرض اشاعت کثرت سے جمع ہوچکے ہیں۔ ایسے مضامین کا شائع کرنا الحافظ کے مقاصد کے خلاف ہے۔ لہٰذا ہمیں معذور سمجھا جائے۔ بہتر ہوگا کہ مرکز کے چند بزرگ ملکر فیصلہ کرادیں۔ فاصلحوا بین اخویکم فرمان واجب الاذعان ہے۔

(مدیر)

# فہرست حفاظ شیعہ مرتبہ حافظ سید امیر کاظم صاحب نگینہ ضلع بجنور

نام حفاظ مع ولدیت و قومیت و سکونت و بینا و نابینا

| نمبر شمار | نام حافظ | ولدیت | قوم | عمر | سکونت | بینا | نابینا | کیفیت جیسا یاد ہے۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سید امیر کاظم | سید امیر اعظم | سید | ۵۶ سال | نگینہ ضلع بجنور | بینا | ۰ | بہت اچھا یاد ہے۔ |
| ۲ | سید نذیر حسین | لطافت علی | " | ۵۱ سال | سونی پت ضلع رہتک | " | ۰ | ایضاً |
| ۳ | عبد الغفور خاں | نذر محمد خاں | پٹھان | ۸۲ سال | ایضاً | " | ۰ | ایضاً۔ سنی سے شیعہ ہوئے ہیں۔ |
| ۴ | سرور حسین | صفدر حسین | سید | ۶۲ سال | ایضاً | " | ۰ | بہت اچھا یاد ہے۔ |
| ۵ | محمد ذکریا | صفدر حسن خاں | پٹھان | ۵۱ سال | ایضاً | " | ۰ | ایضاً |
| ۶ | محمد اکبر | رشید الدین | سید | ۱۵ سال | ایضاً | " | ۰ | سنہ ۱۹۱۸ء میں سات پارے حفظ کر چکا تھا باقی یاد کر رہا تھا۔ |
| ۷ | غلام اکبر | کاظم علی | نورباف | ۲۷ سال | ٹانڈہ۔ محلہ لکڑاول ضلع فیض آباد | " | ۰ | بوجہ عارضہ ضیق النفس تلاوت چھوڑ دی ہے اسوجہ سے کم یاد ہے۔ |
| ۸ | محمد علی | حکیم چھٹاو | ایضاً | ۵۱ سال | ایضاً | " | ۰ | بہت اچھا یاد ہے۔ |
| ۹ | حافظ صاحب علی | حکیم چھٹاو | ایضاً | ۲۷ سال | ایضاً | " | ۰ | ایضاً |
| ۱۰ | عبد اللہ | شیخ نیو | ایضاً | ۵۶ سال | ایضاً | " | ۰ | ایضاً |

| نمبر شمار | نام حافظ | ولدیت | قوم | عمر | سکونت | بینا | نابینا | کیفیت جیسا یاد ہے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | جمن | بیچو | نورباف | ۳۵ سال | ٹانڈہ محلہ لکھراول ضلع فیض آباد | بینا | ۰ | اوسط درجہ یاد ہے۔ |
| ۱۲ | منصب علی | امداد حسین | ایضاً | ۳۷ سال | ایضاً | ״ | ۰ | ایضاً |
| ۱۳ | شمشیر علی | قدر حسین | ایضاً | ۴۷ سال | ایضاً | ״ | ۰ | ایضاً |
| ۱۴ | عبدالشکور | قدر حسین | ایضاً | ۴۷ سال | ایضاً | ״ | ۰ | بہت اچھا یاد ہے۔ |
| ۱۵ | راحت حسین | رجب علی | ایضاً | ۳۷ سال | ایضاً | ״ | ۰ | اوسط درجہ یاد ہے۔ |
| ۱۶ | محمد شبیر | شیخ اذن | ایضاً | ۳۴ سال | ایضاً | ״ | ۰ | اچھا یاد ہے۔ |
| ۱۷ | امجد علی | عبداللہ | کندیگر | ۵۷ سال | ٹانڈہ۔ محلہ حیات گنج ضلع فیض آباد | ״ | ۰ | ایضاً |
| ۱۸ | واجد علی | قدر حسین | نورباف | ۰ | ٹانڈہ محلہ سکرول ضلع فیض آباد | ״ | ۰ | ایضاً |
| ۱۹ | علی محمد | سلار بخش | ״ | ۳۷ سال | جونپور۔ محلہ ملا ٹولہ | ״ | ۰ | اوسط درجہ کا یاد ہے۔ |
| ۲۰ | الٰہی بخش | واحد | ״ | ۵۷ سال | جونپور محلہ ابز مجد کلاں | ״ | ۰ | بدتر |
| ۲۱ | عیسیٰ | خدا بخش | ״ | ۵۷ سال | جونپور محلہ سرائے کچنہ عرف بڑو امام | ״ | ۰ | معمولی |
| ۲۲ | ذاکر حسین | ۰ | سید | ۳۷ سال | جونپور | ״ | ۰ | ایضاً |
| ۲۳ | دوست محمد | فتح محمد | نورباف | ۱۷ سال | بنارس محلہ دوسی پورہ | ״ | ۰ | بہت اچھا یاد ہے۔ |
| ۲۴ | رمضان علی | حسن علی | ایضاً | ۱۵ سال | ایضاً | ״ | ۰ | ایضاً |

نوٹ:- [illegible] کی فہرست [illegible] شعبہ حفاظ کی [illegible] جو شائع ہو چکی ہے۔
دوسری قسط بھی [illegible] حفاظ کی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] (ادارہ)

| نمبر شمار | نام حافظ | ولدیت | قوم | عمر | سکونت | بینا | نابینا | کیفیت جیسا یاد ہے۔ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۵ | حسین علی | زاہد علی | نورباف | ۵۶ سال | بنارس محلہ دوسی پورہ | بینا | ۰ | بہت اچھا یاد ہے۔ |
| ۲۶ | حافظ مولوی فیاض حسین | قاسم علی | شیخ انصاری | ۴۹ سال | مدرس و پیش امام مدرسہ منصبیہ میرٹھ | ״ | ۰ | بہت اچھا یاد ہے۔ قاری ہیں۔ |
| ۲۷ | مہدی حسن | قاضی مظہر حسن | ״ | ۳۳ سال | کیرانہ ضلع مظفر نگر | ״ | ۰ | اچھا یاد ہے۔ |
| ۲۸ | لطیف حسین | فرزند علی | ״ | ۴۶ سال | ایضاً | ״ | ۰ | ایضاً |
| ۲۹ | محمود خاں | برہان خاں | پٹھان | ۲۷ سال | امروہہ | ۰ | نابینا | اچھا یاد ہے سنی سے شیعہ ہوئے ہیں حافظ پہلے سے ہیں۔ |
| ۳۰ | محمد اسرائیل | محمد اسمٰعیل | سید | ۵۷ سال | امروہہ محلہ بڑا دربار | بینا | ۰ | اوسط درجہ یاد ہے۔ |
| ۳۱ | امجد علی | صفدر علی | ״ | ۲۷ سال | امروہہ محلہ دانشمندان | ״ | ۰ | اچھا یاد ہے۔ |
| ۳۲ | ارتضیٰ حسین | ۰ | ״ | ۵۷ سال | امروہہ محلہ بڑا دربار | ״ | ۰ | اوسط درجہ کا یاد ہے۔ |
| ۳۳ | حافظ مولوی کفایت حسین | عبد اللہ | نورباف | ۲۸ سال | شکارپور ضلع بلند شہر و اعظم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ | ״ | ۰ | بہت اچھا یاد ہے ۵ گھنٹہ میں پورا قرآن ختم کر سکتے ہیں۔ |
| ۳۴ | خدا بخش | حسین بخش | ״ | ۲۸ سال | شکارپور ضلع بلند شہر | ״ | ۰ | اوسط درجہ یاد ہے۔ |
| ۳۵ | حافظ حامد حسین | احمد حسین | سید | ۳۳ سال | ایضاً | ۰ | نابینا | اچھا یاد ہے۔ |
| ۳۶ | غلام حسین | ۰ | ۰ | ۴۰ سال | ساکن حال شکارپور ضلع بلند شہر | ۰ | ״ | ایضاً |
| ۳۷ | تصدق حسین | ۰ | سید | ۳۲ سال | لاوڑ | بینا | ۰ | اوسط درجہ کا یاد ہے۔ |
| ۳۸ | محمد حیدر | ۰ | ״ | ۳۷ سال | رودولی ضلع بارہ بنکی | ״ | ۰ | اچھا یاد ہے۔ |
| ۳۹ | سید محمد حسین | ۰ | سید | ۳۹ سال | رائے بریلی | ״ | ۰ | اوسط درجہ یاد ہے۔ |
| ۴۰ | سید ذوالفقار علی | سید سیف علی | سید | ۱۹ سال | جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب | ״ | ۰ | اچھا یاد ہے۔ |

# التقریظات

**موعظہ حسنہ:۔** کا ایڈیشن سوئم یعنی وہ ۵ گھنٹہ کی معرکتہ الآرا مکمل تقریر جو ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو بموقع بازار لاہور کی انجمن دائرۃ الاصلاح کے معرکتہ الآرا چوٹی کے سات سوالوں کا جواب دیتے ہوئے حضور حجتہ الاسلام والمسلمین صدر المفسرین سرکار شریعتمدار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان دامت برکاتہ نے مختلف المذاہب وئس ہزار کے مجمع عام میں ۸۴ معتمدہ کتب اہل سنت سے عبارتیں پڑھکر سنائیں اور کسی مخالف کو انکار کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ بلکہ علماء اہلسنت کو اسکے بعد اپنے مواعظ میں آنجمجبوراً ان مسائل کا علی الاعلان اقرار کرنا پڑا۔ اسی رسالہ کے ذریعہ اسوقت تک دو ہزار نفوس شیعہ ہوچکے ہیں۔ اس تعداد میں تین انگریز۔ ۵ سکھ۔ ۹ ہندو بھی شامل ہیں۔ اب تیسری مرتبہ یہ رسالہ بایزاد و اضافہ اکثر حواشی جدیدہ مفیدہ شائع ہوا ہے۔ جسمیں وہ اشتہارات بھی درج کردئے گئے ہیں جو میاں منشی معراج الدین صاحب بانی انجمن دائرۃ الاصلاح نے اس موعظہ سے متاثر ہوکر اپنے عقیدہ کے متعلق شائع کرکے تمام ہندوستان کے سنی علماء سے جواب طلب کیا تھا۔ اور اسوقت تک کوئی مولوی صاحب ان کا جواب دیسکا۔ یہ تیسرا ایڈیشن خوشخط اور اعلیٰ طباعت و کاغذ دبی پر ۱۴۸ صفحات پر معہ سرورق رنگین کے شائع ہوا ہے۔ قیمت صرف ۸ر محصول علاوہ

**کلید مناظرہ:۔** مولفہ عالیجناب سلطان المناظرین مولوی سید برکت علی شاہ صاحب دگوشہ نشین وزیرآبادی۔ علم مناظرہ میں ایک جامع اور بسیط قابل دید کتاب ہے۔ جسکو ذخیرہ معارف دینیہ اور خزینہ معلومات یقینیہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ عام طور پر سنی و شیعہ کے مابہا النزاع مسائل کو دلائل قاہرہ عقلیہ و نقلیہ سے بحوالجات صفحات و ابواب و فصول قابل اطمینان حل کیا ہے۔ ایسی جامع کتاب مناظرہ ہر شیعہ کے گھر میں موجود رہنی چاہئے۔ چھپائی۔ لکھائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ ۵۰۰ صفحات پر ختم ہے۔ قیمت فی جلد عہ۲ ( دو روپیہ آٹھ آنے ) محصول علاوہ۔ مجلد سے۳ر

**کلید عملیات:۔** بھی جناب ممدوح کی تالیف ہے۔ جسمیں تمام مشکلات کو آسان کرنے کیلئے اعمال۔ اور قریباً تمام بیماریوں کے رفع کرنے کیلئے تعویذات درج کئے گئے ہیں۔ عملیات و وظائف میں بہترین کتاب ہے۔ طباعت و کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت عہ۱ر محصول علاوہ

یہ تینوں کتابیں۔ کربلائی شیخ غلام علی صاحب شہیدیہ۔ منیجر خواجہ بک ایجنسی لاہور سے طلب کریں۔

**امامیہ گزٹ:۔** حال ہی میں یہ ایک ماہوار رسالہ بتائید مذہب حق شیعہ نکلنا شروع ہوا ہے جسکے تین چار نمبر دفتر میں موصول ہوچکے ہیں۔ مضامین مفید اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ پرچہ بہت جلد ترقی کریگا اور مذہب و ملت کے لئے سچا خدمت گذار ہوگا۔ کیونکہ جناب ماسٹر سید مہدی اکبر صاحب جیسے درددل رکھنے والے بزرگ اس رسالہ کے ایڈیٹر ہیں۔ موضع مبارکپور ضلع انبالہ سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ صرف دو روپیہ۔

# حقیقی اسلام

(از افادات جناب صدر الشریعۃ حجۃ الاسلام کشر علامہ حائری صاحب مجتہد العصر دام ظلہ)

قولہ تعالیٰ ۔ ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین ۔ خلاصہ مقصود یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جس دین کے قبول کرنیکا اپنی مخلوق سے خواہاں ہے ۔ وہ صرف اسلام ہی ہے ۔

اسلام کے لغوی معنی ہیں اطاعت اور فرمانبرداری ۔ اسلام کی چند قسمیں ہیں ۔ اسلام بالحقیقۃ اسلام بالرقیقۃ ۔ اسلام بلا واسطہ ۔ اسلام بالواسطہ ۔ پس اسلام بلا واسطہ تو انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کا اسلام ہے ۔ اس اسلام کی خبر حق تعالیٰ قرآن مجید میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے متعلق حکایۃً بیان فرماتا ہے ۔ قال ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین ۔ حق تعالیٰ نے اپنے خلیل کو حکم دیا کہ مسلمان ہو جاؤ ۔ آپ نے عرض کیا کہ میں اسلام لایا اپنے رب کیواسطے یعنی اس کی فرمانبرداری میں نے قبول کی ۔ یہ اسلام بلا واسطہ ہے ۔ کیونکہ خدا خود حکم دیتا ہے اور بندہ قبول کرتا ہے

دوسری قسم اسلام بالواسطہ ۔ اور وہ یہ ہے کہ بذریعہ انبیاء خدا کی فرمانبرداری قبول کیجائے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسلام بلا واسطہ کو اول دل قبول کرتا ہے ۔ پھر اعضاء و جوارح سے بروز کرتا ہے ۔ اور اسلام بالواسطہ میں پہلے زبان سے اقرار کیا جاتا ہے ۔ پھر رفتہ رفتہ دل قبول کرتا ہے ۔ پھر اعضاء و جوارح اس پر عمل کرتے ہیں ۔

سب سے پہلے جس نے اسلام یعنی معبود حقیقی کی اطاعت اور فرمان برداری قبول کی وہ ہمارے پیغمبر صلعم ہیں ۔ جس کی قرآن کریم شہادت دیتا ہے ۔ بذلک امرت و انا اول المسلمین ۔ کہ پہلا مسلمان میں ہوں ۔ فی الواقع یہ عجیب بات ہے اور قابل غور ہے کہ حضور ختمی مآب روحی فداہ باوجودیکہ خاتم النبیین ہیں پھر اول المسلمین ہیں ۔

فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں بذیل آیت مذکورہ رقمطراز ہے ۔ کہ پیغمبر اسلام اپنے وقت کے اول المسلمین ہیں" اس خیال کے مطابق تو ہر پیغمبر اپنے وقت کا اول المسلمین ہے ۔ پھر انا اول المسلمین کہنے کی کیوں ضرورت ہوئی ۔ اس حساب سے تو حضرت آدم علیہ السلام ہی خطاب اول المسلمین کے مستحق ہیں ۔ کیونکہ دنیا میں سب سے پہلے نبی وہی ہیں ۔ باقی انبیاء سب آپ کی اولاد ہیں ۔ لہذا ابو البشر اگر انا اول المسلمین فرمائیں تو بجا ہے ۔ خاتم الانبیاء پھر ایسا کیوں فرماتے بذلک امرت

وانا اول المسلمین۔ اور حق تعالیٰ ان کے اس بیان کی تصدیق بھی فرماتا ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہونی چاہئے۔ لہٰذا فخر الدین رازی کا قول قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

سنئے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دراصل یہ خبر نشئہ اولیٰ کی ہے۔ کہ روز الست میں حضور خاتم النبیین نے خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمان برداری کو سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔ اس وجہ سے آپ اول المسلمین ہیں۔ یہ خبر اس عالم فانی سے متعلق نہیں ہے۔ جیسا کہ فخر الدین رازی نے سمجھ لیا ہے۔ اور اسکو اسکا مطلب سمجھنے میں سخت مغالطہ ہوا ہے۔

دراصل مسلمان وہ ہے۔ جو اپنی خودی کو گم کر جائے۔ اور اللہ کا مطیع و فرمان بردار بندہ بن جائے انانیت کا نام تک باقی نہ رہے۔ یہ صفت خاص ہمارے آقا و مولا ختمی نبوت صلعم کا حصہ ہے دیکھو جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بھی ایک صاحبِ شریعت اولوالعزم پیغمبر تھے۔ جب فرعون کے خوف سے مصر سے بھاگے۔ تو راستہ میں حضرت کے ایک ہمراہی نے کہا۔ کہ حضور فرعون کے لشکر سے ہمارا بچنا محال ہے۔ وہ ہمارے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ کوئی صورت مفر نظر نہیں آتی جناب موسیٰ علیہ السلام نے اسوقت فرمایا انّ معی ربّی بتحقیق۔ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ اول تو آپ نے پہلے اپنا نام لیا۔ یعنی معی کہا۔ پھر لفظ رب کہا۔ جو صفت مشترک ہے۔ کیونکہ لفظ رب ذات خدا کے سوا دوسروں کی نسبت بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً رب النوع۔ رب الارواح وغیرہ غرض اس لفظ کا استعمال ذات باریتعالیٰ کیواسطے مخصوص نہیں ہے۔

اب سنئے اسی قسم کا ایک واقعہ ہمارے پیغمبر صلعم کو بھی پیش آیا تھا۔ جس کی یادگار میں سن ہجری قائم ہوا۔ مشرکین قریش نے جب آپ کو حد سے زیادہ تنگ کیا۔ تو آپنے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اور کفار کے خوف سے ایک غار میں جا چھپے۔ مشرکین کھوج نکالتے ہوئے۔ در غار تک جا پہونچے۔ اسوقت ایک شخص جو آپ کے ہمراہ غار میں تھا۔ گھبرا کر رونے لگا۔ حضور صلعم نے فرمایا۔ کیوں ڈرتا ہے۔ ان اللہ معنا بتحقیق۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔

اب غور کرو کہ یہاں لفظ اللہ کو اپنے ذکر سے مقدم بیان کیا ہے۔ پھر یہ کہ لفظ اللہ اسم ذات ہے لفظ رب کی طرح صفت مشترک نہیں ہے۔ یہ لفظ مخصوصاً ذات باریتعالیٰ پر ہی استعمال ہوگا۔ اور کسی کو اللہ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ہے خالص توحید جو اسلام حقیقی کا پہلا رکنِ اعظم ہے۔ اسی کی نسبت حکم تھا۔ اور اسی کے قبول کرنے کیوجہ سے آپ اول المسلمین ہیں۔ آپ کا دین قیم صراط مستقیم ناسخ ادیان قدیم ہے۔ اسی دین کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اور

اسی دین کے متعلق ارشاد ہوا ہے۔ ومن یتبغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ
من الخاسرین۔ یہی وہ دین ہے جس کی قرآن تعلیم دیتا ہے۔ فخذوہ واعلموہ۔

اب غور کرو ؟ کہ موجودہ اسلام جو اسوقت ہمارے درمیان رائج ہے۔ کیا یہی اس برگزیدہ اول المسلمین کا بتایا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ مسلم ہے۔ کہ جو شخص نبی کی سی نماز چالیس روز متواتر پڑھے وہ اپنے امور میں کسی دوسرے کے اصلاح ومشورہ کا محتاج نہیں رہتا۔ سب مسلمان نماز پڑھتے ہیں لیکن یہ صفت کسی میں نہیں ہے۔ اس کیوجہ وہی تقلید آبائی ہے۔ بھلا یہ ممکن ہے کہ نماز باشرائط شرع اسلام ادا کیجائے۔ اور صفائی باطن حاصل نہ ہو۔ ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں اب اسلام کا نام ہی نام باقی رہ گیا ہے۔ نہ کام۔ ورنہ ان کی یہ حالت نہ ہوتی جس میں کہ وہ آج مبتلا ہیں۔ اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ حقیقی اسلام جس کی قرآن تعلیم دیتا ہے۔ اور جو اسلام مطلوب الٰہی ہے وہ یہ موجودہ اسلام نہیں ہے۔ جو دُنیا کے ایک بڑے حصے میں پھیلا ہوا ہے۔

حجاز جو سرچشمۂ اسلام ہے۔ وہاں اسلام کی شکل نہایت ہیبت ناک اور خونخوار منظر ہو رہی ہے حجاج کی زبانی وہاں کی کہانی حیرت خیز اور عبرت انگیز معلوم ہوتی ہے۔ وہاں بزرگان واکابر دین کے قباب اطیاب منہدم ومسمار کرکے اسلامی نشانات وشعائر اللہ تک کو مٹایا جارہا ہے۔ اسی اول المسلمین پیغمبر اسلام علیہ والہ السلام کے قبۂ مطہرہ اور روضۂ منورہ کو (معاذ اللہ) صنم الاکبر کا خطاب دیا گیا ہے۔ ہندوستان میں موجودہ اسلام کی صورت عجیب مضحکہ خیز ہے۔ جس کو دیکھکر بیساختہ ہنسی آتی ہے۔ اسلام بول جو مرکز دول اسلامیہ تھا۔ وہاں کی حالت اور بھی تعجب انگیز ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں تمام قوانین تمدن وسیاست ومعاشرت مفصل بیان فرمادئے ہیں۔ مگر سلطنت عثمانیہ نے خلاف قرآن اپنی نام نہاد اسلامی سلطنت میں غیر مسلم سلطنت کے خود ساختہ قوانین جاری کر رکھے ہیں۔ کابل کی طرف آیئے تو یہاں کے مسلمان ایک اور ہی رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ جہاں کسی نے سلطنت کے مذہب کے خلاف اپنا مذہب ظاہر کیا فوراً قتل اور سنگسار کردیا گیا وغیرہ۔ وغیرہ۔

غرض یہ اسلام جو اسوقت ان ممالک میں رائج اور مروج ہے۔ حقیقی اسلام نہیں ہوسکتا۔ بلکہ تقلیدی اسلام ہے۔ موجودہ صورت اسلام کی جو اسوقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ آج تبدیل نہیں ہوئی۔ بلکہ صدر اسلام کے مسلمانوں نے اپنی کرتوتوں سے خود اس کے نورانی چہرہ کو بدنما کرکے

بدل ڈالا ہے۔ پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام کی وفات حسرت آیات کے روز ہی اسلام کے دلفریب و دلکش حسن کا زوال شروع ہو گیا تھا۔ جب سقیفہ بنی ساعدہ میں پہلا جلسہ کیا گیا۔ یہ جلسہ بنیاد تھی اُن تمام اسلامی مخالفتوں کی جو آجتک برابر ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ اسی جلسہ کا نتیجہ تھا جو امیر المومنین علی۔ حسنین اور جناب سیدہ خاتونِ جنت جن کے جسم اور رگوں میں منص دیکٹ می و لحمک لحمی فی الواقع پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام کا خون موجزن تھا۔ ایک ایک کو قتل کر کے وہ پاک خون بہا دیا گیا۔ اور کسی مسلمان کو لش سے مس تک نہیں ہوا۔ تو آج اینٹ اور پتھر سے بنی ہوئی قبروں کے آثار مٹا دینے پر ان کے خون میں ہیجان پیدا ہونے کی توقع کرنا فضول ہے۔ کیونکہ پیغمبر اسلام کی اولاد کے قاتل بھی مدعیانِ اسلام ہی تھے اور آج ان کی قبروں کے آثار مٹانے والے بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ اگر اینٹ پتھر کے آثار مٹانے والے آپ کے نزدیک کافر مرتد ہیں۔ تو نفس رسول اور ابناء رسول کی ہستی مٹانے والے کیونکر مسلمان رہ سکتے ہیں۔ اور اگر وہ کافر نہیں ہوئے تو پھر ان کو کافر کہنا آپ کا بلا وجہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ بھی جن کے مذہب میں کوئی خوبی نہیں۔ اس فرضی و تقلیدی اسلام پر بڑے زور و شور سے اعتراض کر رہے ہیں۔ خدا یتعالےٰ نے ہر شئے میں قوائے مختلفہ مثلاً وافعہ۔ جاذبہ۔ مدرکہ وغیرہ خلق فرمائے ہیں۔ نباتات میں بھی اتنی حس موجود ہے کہ وہ اپنی ترقی کی شاہراہ میں رکاوٹ دیکھکر راستہ بدل دیتی ہے۔ مگر افسوس کہ عہد حاضرہ کے مسلمانوں میں حس بنباتی تک بھی نہیں رہی۔ کہ باطل راستہ کو اب بھی چھوڑ کر صراط مستقیم محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی طرف پھر آئیں۔ یہ اندھی تقلید کا نتیجہ ہے۔ ہمدردان ملت ایسے غیر حقیقی اسلام پر جسقدر روئیں بجا ہے۔ کہ خود کردہ را علاجے نیست۔ والسلام۔

---

# قبولِ حق

یہ خبر مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ عشرہ اولیٰ ماہ محرم الحرام میں ایک سکھ ہمراہی میاں جلال الدین صاحب ٹیلر ماسٹر آجرا نوالہ دار الشریعہ لاہور میں حاضر ہوا۔ اور قبلہ و کعبہ حضرت حجۃ الاسلام صدر المفسرین شہ اعتماد علامہ حائری صاحب کی خدمت میں بعد از تحقیق داخل مذہب ایمان ہوا۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ (سید حسین جنرل سیکرٹری پنجاب شیعہ مشن لاہور)

# اسلامی دُنیا سے ایک ذیقدر ہستی کم ہوگئی

بتاریخ ۳۰۔ جولائی ۲۵ء مطابق ۸۔ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ بروز پنجشنبہ بوقت ۶ بجکر ۴ منٹ شام کو مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل علی گڑھ و رئیس پہاسو نے جن کے نام نامی سے اخبار دنیا اچھی طرح واقف ہے کچھ عرصہ مرض درد عرق النسا و یرقان میں مبتلا رہکر اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی رحلت فرمائی۔ شہر میں فی الفور خبر انتقال پُر ملال پھیل گئی۔ مطابق وصیت میر صاحب مغفور موٹروں میں جنازہ بہ معیت اعزا و احبا پہاسو پہونچا۔ مردمان قصبہ کے ہر قوم و ملت کی کثیر تعداد موٹروں کے دونوں جانب ایستادہ تھی۔ بہت سے اشخاص زار وقطار روتے تھے۔ اور جناب مرحوم کے اوصاف حمیدہ و اخلاق جمیلہ زبان زد خاص و عام تھے۔ میر صاحب مرحوم ایسے مہمان نواز اور متواضع تھے کہ ان کا دروازہ ہر مذہب و ملت کے شرفا کے لئے ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ مشکل سے کوئی ایسا وقت ہوتا ہوگا کہ ان کے یہاں کوئی مہمان نہ رہتا ہو۔ کھانے کے اوقات سے متصل آنے جانے والی ریل گاڑیوں کے انتظار کے بعد میر صاحب کھانا کھاتے تھے کہ مہمان کو سہولیت ہو۔

جس کسی سے ایک مرتبہ ملاقات ہوجاتی تھی۔ ہر طرح سے سخنے۔ قدمے۔ درمے اس کے حامی اور مددگار رہتے تھے۔ صوبہ آگرہ کے ہر معزز اور ممتاز طبقہ کے لوگ میر صاحب کو نہایت عظمت اور وقار کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ذی استطاعت اصحاب میں اس قسم کے اخلاق و اوصاف کم پائے جاتے ہیں۔ قارئین کرام سے استدعا ہے کہ سورہ فاتحہ سے میر صاحب مرحوم کی روح کو شاد فرمائیں۔

کیا خوب آدمی تھے خدا مغفرت کرے

(نیاز مند خادم سید مظاہر حسین)

الحافظ:۔ خدا بخشے بہت ہی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ مرحوم کے پسماندگان سے ہم اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

# سید الشہداء کا امتِ محمدیہ پر احسان

(از جناب سید ابوالحسن صاحب نائب رجسٹرار قانونگوی دام مجدہم)

اے اسلام کا دم بھرنے والو! تمہیں خدا کی قسم سچ بتا دو کہ جناب امام حسین علیہ السلام روحنا لہ الفدا نے اسلام پر احسان کیا ہے یا نہیں۔؟ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ اس شہید مظلوم نے اسلام پر وہ احسان کیا ہے جو کسی نبی و رسول نے اپنی امت پر نہ کیا ہوگا۔ اور وہ روحانی تعلیم دی جو از آدم تا ایندم کسی نبی یا ولی یا وصی نے نہیں دی۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ ان میں ختم الرسل بھی شامل ہیں۔ اس لئے کہ حدیث رسول حسینٌ منّی و انا من الحسین (حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں) ثابت کرتی ہے کہ ذات حسین باعث تکمیل شہادت نبوی ہوئی۔ جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کا قول ہے۔ پس ہر نمایاں کارگذاریاں سید الشہداء کی عین صاحب لولاک کی کارگذاریاں ہیں۔ گو ہر خاصانِ خدا کو روحانی تعلیم دینے میں ہمیشہ ہدف تیر بلا ہونا پڑتا تھا۔ کبھی کوئی آگ کے دہکتے ہوئے انگاروں میں ڈالا گیا۔ کوئی دار پر چڑھایا گیا۔ کسی کے سر پر آرے چلائے گئے۔ لیکن حتی الوسع صبر کرتے رہے اور بقدر صبر و تحمل انہیں کامیابی بھی ہوئی۔ لیکن ویسی کامیابی نہیں حاصل ہوئی جیسی ختمی مآب کو حاصل ہوئی اس لئے کہ آپ کی ذات والا صفات جامع جمیع کمالات ہے۔ آپ کو درگاہ صمدیت سے خلافت آدم۔ شجاعت نوح۔ صبر ایوب۔ وقار الیاس۔ کلام موسیٰ۔ خلت ابراہیم۔ رضائے اسمٰعیل۔ بشارت یعقوب صوت داؤد۔ کرم عیسیٰ عطا ہوا تھا بلکہ اور بہت سے کمالات ظاہر و باطن جو کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے تھے وہ آپ کو عنایت کئے گئے۔ اور آپ اشرف الاولین والآخرین قرار پائے۔ آپ کے تمام مخلوقات عالم مطیع ہیں۔ جیسا کہ معجزہ رجعت شمس و شق القمر بتا رہا ہے۔ پس جس طرح آنحضرت اپنی رسالت میں بے نظیر ہیں اسی طرح بہمہ وجوہ آپ کے اہلبیت بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ایک سردار اہلبیت علی مرتضیٰ ہی کو زمانہ لے لیجئے اور کسی انبیاء کے اہلبیت سے مقابل کریئے۔ تو بلاشک ہر جہت سے علی مرتضیٰ سے کمتر قرار پاؤ گے۔ لیکن مجھ حیدری کا تو یہ دعویٰ ہے۔ کہ تمامی انبیاء۔ اوصیاء۔ اولیاء سے ماسوائے محمد عربی افضل ہیں۔ اے ایمان والو! جب رسالت مآب افضل الرسل ہیں تو نفس رسول کیونکر تمام انبیاء و رسل سے افضل نہ ہو۔ اگر وہ مرکز انوار عالم ہیں۔ تو یہ مصدر انوار عالم ہیں۔ اگر وہ مالک کوثر ہیں۔ تو یہ ساقی کوثر ہیں۔ اگر ان کا قدم مبارک مسند قاب قوسین او ادنیٰ پر پہونچا تو ان کا قدم دوش رسول پر پہونچا۔ اگر خدا نے ان کو مفترض الطاعۃ قرار دیا تو یہ بھی واجب الاطاعت

قرار پائے۔ اگر انہوں نے اپنے لخت جگر جناب ابراہیم کو اپنے نواسے حسین پر فدا کر دیا۔ تو انہوں نے بھی اپنے نورِ نظر کو امت پر فدا کر دینے میں تامل نہ کیا۔ پس آنحضرت کی محبت اپنے اہلبیت کے ساتھ اس جہت سے نہیں تھی کہ وہ آپ کے عزیز تھے۔ بلکہ حکم خدا تھا۔ ان کا زہد و تقویٰ۔ صبر و رضا عبادت و قناعت۔ علم و معرفت۔ تقرب الی الرسول والی اللہ اس لائق تھا کہ ان کی مودت و محبت سب پر واجب تھی۔ ورنہ آنحضرت ابولہب۔ ابوجہل وغیرہم کو بھی ویسا عزیز رکھتے جیسا حسین کو لیکن ایسا نہیں تھا۔

یہ شرف و منزلت اہلبیت کی غیر اہلبیت سے نہ دیکھی گئی۔ کلیجوں پر چھری چلنے لگی۔ کوششیں کیں کہ شانِ اہلبیت گھٹا دیں۔ نام اہلبیت مٹا دیں۔ عرش نشینوں کو فرش نشین کر دیں۔ وارثانِ چادرِ تطہیر کو بے چادر کر دیں۔ حاجت روا کو صاحبِ حاجت اور محتاج کر دیں۔ لیکن جب تک اِن مظلوم اہلبیت پر رسالت کا سایہ رہا۔ کسی نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ کیا مجال تھی کسی میں کہ گلوئے علی میں کوئی ریسمان باندھ دیتا۔ یا پہلوئے سیدہ کو مضروب کر دیتا۔ اور ان کا حامی و سرپرست موجود ہوتا۔ ہاں بعد رسول تو میت مطہرہ خود محتاج تجہیز و تکفین تھی۔ مشایعت جنازہ کے لئے سوائے اہلبیت کے کوئی نہ تھا پس ان دشمنانِ خدا کے محض زبان پر کلمہ تھا۔ لیکن دل ان کے بغض و حسد۔ کینہ و عناد۔ خیالِ ایذا رسانی۔ غصبِ حقوق۔ ارادہ تنقیص شان رسول و اولاد بتول سے بھرے ہوئے تھے۔

گو پیکر انسانی میں تھے لیکن روح حیوانی یا شیطانی پائی تھی۔ نہ رسول سے شرم آئی نہ اولادِ رسول سے حیا کی۔ نہ اُن کا پاس نہ اِن کا خیال۔ دیکھو۔ کس جانفشانی سے رسول نے باغ اسلام کو لگایا۔ لیکن حضرت کو رحلت فرمائے زیادہ دن نہ ہونے پائے تھے کہ دغا باز۔ مکار۔ جفا پیشہ۔ بے مروت۔ کج خلق۔ غدار و خائن۔ حاسد و غاصب مسلمانوں نے کس بے دردی سے اس باغ کی شاخوں کے قلم کرنے میں کوشاں ہوئے۔ اور کیونکر اس سرسبز باغ کے غنچوں کے توڑنے میں جدوجہد کی۔ اور کس کس پہلو سے چاہا کہ ویران ہو جائے۔ اور بجائے گلستان کے خارستان ہو جائے۔ لیکن باغبان حقیقی نے اس کی نگہداشت کو کسی دوسرے لائق شخص کے حوالے کر کے اس گلستان کو گلستان ہی قائم رکھا۔ اور ان بدخواہوں کو خوار کر کے چھوڑا۔

کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں ہے۔ جب اس گلستان کے اشجار خشک و پژمردہ ہو رہے تھے۔ اور ایک دشمنِ خدا آمادہ بیخ کنی تھا؟ یقیناً وہ دن تمہیں یاد ہوگا۔ اور تمہارے دلوں میں نقش ہوگا اور اسی وقت کو یاد کر کے تم آج تک خونی اشک بہا رہے ہو۔ اور بہاتے رہوگے۔ اور کہتے ہوگے کہ

کاش "ہم بھی ہوتے اسوقت تو ہمراہ دیگر فدایان اسلام۔ اس باغ کے سبز و شاداب کرنے میں اپنے خون سے کام لیتے"۔ لیکن اس کی شادابی کسی دوسری ذات پر منحصر تھی۔ وہ دوسری ہستیاں تھیں جنہوں نے اس ریاضِ رسول کو مٹنے نہیں دیا۔ بلکہ خود اپنے تئیں کو مٹا دیا۔

سنو وہ کون وقت تھا۔ اور وہ کون ستمگار تیغ کشی پر آمادہ تھا۔ اور پائمالی پر مستعد تھا اور تاراجی پر کمر بستہ تھا۔ اور مٹانے میں منہمک تھا۔ وہ ۶۱ھ تھی وہ ستمگار یزید معاویہ کا بیٹا ابو سفیان سا دشمنِ خدا کا پوتہ تھا۔ جس نے سنتِ رسول بدل کر خلاف حکم خدا و رسول اپنے بزرگوں کی سیرت کو رواج دینا چاہا تھا۔ لیکن ادھر اسلام کی عزت کار کھنے والا سفینہ امت محمدی کو غرقِ بحر ضلالت سے بچانے والا۔ (بقول خواجہ معین الدین چشتی) بنائے لا الہ الا اللہ کا ڈالنے والا حسین فاطمہ کا لعل۔ علی کا نورِ نظر رسول کا نواسہ ابو طالب کا پوتہ۔ اس بات پر تیار کہ نانا کی سنت نہ بدلنے پائے۔ احکامات خدا متغیر نہ ہونے پائیں۔ اگر ادھر چھ لاکھ و بقولے ۹ لاکھ کا مجمع تھا تو اُدھر ۷۲ کی قلیل فوج تھی۔ اُدھر کی کثرت ادھر کی قلت باطل و حق کا ثبوت دے رہی تھی۔

کیا سننا چاہتے ہو کہ اس باطل پرست نے کیا کیا خلاف حکم خدا و خلاف حکم رسول کیا ہے۔

سنو۔ اور بغور خاص سنو۔ خدا نے تو پانی کو عام اور حلال گردانا۔ کیا یزید نے نواسۂ رسول پر اس نہر کے پانی کو جو اُس کی ماں کی مہر میں تھی حرام نہیں کر دیا تھا؟ کیا یزید نے شراب پی کر چوب نجس سے اس مقام کو مضروب نہیں کیا تھا۔ جو بوسہ گاہ نبوی تھی؟ کیا یزید نے اس سر مبارک کی ہتک حرمت نہیں کی تھی جو گود بتول یا آغوش رسول میں رہا کرتا تھا۔؟ کیا یزید نے ناموس نبی کو تشہیر نہیں کرایا تھا۔ اور قید خانہ تاریک میں مقید نہیں کیا تھا؟ کیا یزید نے اولاد رسول کو کہ مفترض الاطاعت تھے ناقابل تعظیم و تکریم و تسلیم نہیں سمجھا تھا؟ کیا یزید نے مطابق حدیث رسول "لحمک لحمی حسین منی و انا من الحسین" خون رسول نہیں بہایا۔؟

بیشک یزید ان تمام افعال قبیحہ کا مرتکب ہوا۔ اور تمام ممنوعاتِ اسلام کو جائز رکھا۔ اور اس پر عمل کیا۔ حصوصاً اولاد رسول پر تو وہ ظلم وستم ڈھایا کہ آج تک باوجود گذرنے ۱۳۰۰ سو سال کے ہم رو رہے ہیں۔ اور تا ابد روئیں گے۔ ع

نانا کا پڑھیں کلمہ یہ ظلم نواسہ پر

خدانخواستہ اگر حسین بیعت یزید کر لیتے۔ تو آج اسلام کا نام و نشان مٹ چکا ہوتا۔ اور عموم الناس کا خیال ہوتا کہ حسین نے بیعت یزید کو قبول کر لیا ہے۔ پس ہر افعال و اقوال میں

یزید کے تابع رہتے۔ اور یزید ان ممنوعات کو رائج کرتا جس کے لئے خدا اور رسول نے سخت ممانعت فرمائی ہے۔ پس اسلام کفر ہو جاتا۔ ایمان معدوم ہو جاتا۔ اور لوگ افعال شنیعہ۔ حرکات قبیحہ۔ احکامات غیر مشروعہ کے ارتکاب میں دن دوگنا رات چوگنا مشاق ہو جاتے۔ اور کوئی سیرت رسول پر چلنے والا۔ حکم رسول کی تعمیل کرنے والا۔ حکم خدا پر عمل کرنے والا۔ احکامات شرع کا بجالانیوالا نہ ہوتا۔ اگر نواسہ رسول مع عزیز و انصار کربلا کی زمین میں تشنہ و گرسنہ شہید نہ ہو جاتا۔

پس سید الشہداء نے اپنے پاک خون سے اپنے نانا کے لگائے ہوئے باغ کو ایسا سرسبز و شاداب کر دیا کہ تاقیامت پژمردہ نہیں ہونیگا۔ ان کا خون اس ٹوٹنے والی دیوار کا پشتہ بن گیا اور سفینہ امت محمدی کو حوادث بحر ضلالت سے بچا ہی لیا۔ خود خون میں ڈوب گئے۔ اور اسلام کا خون نہ ہونے دیا۔ پس اہل اسلام کو آپ کا محسن ہونا چاہئے۔

صاحبان بصیرت دیکھو! بقول خواجہ حسن نظامی (اہلسنت) "قبر یزید پر لوگ پتھر مارتے ہیں۔ اور پیشاب کرتے ہیں۔ اور وحشت پہرا دیتی ہے۔ اور قبر حسین کربلا میں سلطنت کر رہی ہے اور وہاں لاکھوں کا مجمع رہتا ہے" اب تو نہ یزید ہے نہ شام کی سلطنت اور نہ ملک رے کی حکومت نہ وہ شاہی سیم و زر کی لالچ۔ اب رسول کا کلمہ پڑھنے والے اپنے دلوں کو بغض دیرینہ سے کیوں نہیں پاک کر لیتے۔ اور نواسہ رسول کیساتھ ہمدردی کا ثبوت دینے کے لئے بدل و جان کیوں نہیں تیار ہو جاتے۔

چاہئے کہ جسطرح اب مداح رسول ہیں۔ اسی طرح مداح اہلبیت بھی ہوں۔ جسطرح محبت رسول میں سرشار ہیں۔ اسی طرح اہلبیت کی الفت میں بھی محو رہیں۔ اور حسین علیہ السلام کے خصوصاً ممنون احسان رہیں۔

---

## مکہ معظمہ کے چشمدید حالات

کل مورخہ ۱۴۔ اگست ۲۵ء بروز منگل براستہ کراچی چار حاجی میاں حاجی عبدالقادر صاحب حاجی محمد سردار صاحب۔ حاجی فتح الدین صاحب۔ میاں بشیر احمد صاحب قصور تشریف لائے ہیں۔ اول الذکر ہر سہ اصحاب قصور کے رہنے والے ہیں۔ اور آخر الذکر صاحب عرب مقیم مکہ مکرمہ ہیں۔ جو تکلیف کیوجہ سے ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ ہم لوگ ان کے استقبال کے لئے رائے ونڈ

سٹیشن پر پہونچے۔ چونکہ بمبئی میل ٹرین کے لاہور کی طرف سے آنے میں ابھی وقت کافی تھا۔ لہٰذا مکّہ مکرمہ کے حالات ان سے دریافت کئے گئے۔ ان میں سے حاجی عبدالقادر صاحب زیادہ سمجھدار آدمی ہیں۔ انہوں نے سب کے روبرو بیان کیا۔ کہ نجدیوں نے تمام مزارات متبرکہ جو کہ مکہ مکرمہ میں تھے۔ گرادئے ہیں۔ اور ان کے نشانات تک مٹادئے ہیں۔ جن میں روضۂ مبارک حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور والدہ ماجدہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم بی بی آمنہ کا روضہ مبارک بھی ہے۔ نیز بیان کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ گرادی گئی۔ اور گرانے والے افسر نے (معاذاللہ) اس جگہ کھڑے ہوکر بکواس کی۔ کہ اس جگہ پر اس عورت نے بچّہ جنا تھا۔ پھر تو یہ جگہ ناپاک ہے۔ یہاں پیشاب پاخانہ کرنا درست ہے۔ جس کے جواب میں حاضرین نجدیوں نے (نعم) یعنی درست ہے کہدیا (معاذاللہ) نیز حضور کی والدہ ماجدہ کے روضہ مبارک کو گراتے وقت کہا۔ کہ یہی وہ عورت ہے جس نے وہ بچہ جنا تھا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے روضہ مبارک کو گراکر بندوق کا فائر کیا گیا۔ اور باآواز بلند کہا کہ تو نے اتنی مدت اپنی پرستش کرائی ہے اگر تجھ میں کچھ طاقت ہے تو کھڑی ہو کر مقابلہ کر۔ استغفر اللہ۔ مکہ مکرمہ میں امن و عدل کی یہ کیفیت بیان کی کہ ایک نجدی نے باب السلام کے سامنے ایک دوکاندار سے دلائل الخیرات خریدنے کے لئے طلب کی۔ دوکاندار نے نکال کر حوالے کی۔ اس نے چند مقام دیکھکر اور پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے زمین پر پھینک دی۔ اور اس پر جوتیوں سمیت کھڑا ہوگیا۔ اور کہا کہ یہ شرک اور کفر سے بھری ہوئی کتاب ہے۔ (معاذاللہ) جس پر لوگوں کے جذبات سخت مشتعل ہوئے اور خونریزی تک نوبت پہونچی۔

دوسرا واقعہ عدل کا یہ سنایا کہ یہی صاحب عرب جو اس وقت قصور میں تشریف فرما ہیں انہوں نے کچھ مجیدیاں ایک دوکاندار کے پاس امانت رکھی ہوئی تھیں۔ اور رسید اسکی دستخطی موجود تھی۔ مجیدیاں طلب کرنے پر اس نے انکار کردیا۔ تو یہ صاحب قاضی صاحب کے پاس رسید لیکر گئے۔ اور سارا قصہ سنایا۔ قاضی صاحب نجدی تھے۔ آپ نے دوکاندار کو بلایا۔ وہ بھی نجدی ہوگا۔ روبرو ہونے پر رسید کو قاضی صاحب نے پھاڑ دیا۔ اور کہا کہ جاؤ یہ شریف کے زمانہ میں تم نے روپیہ امانت رکھا تھا۔ شریف کے زمانہ میں ہی لے سکتے ہو۔ بیچارہ روتا ہوا اور سر دآمیں بھرتا ہوا واپس آگیا۔ مقام ابراہیم گرانے کی کوشش کی گئی۔ جس پر تمام مکہ کی آبادی ٹوٹ پڑی۔ کہ ہمیں پہلے قتل کرو بعد میں اسکو گرانا۔ کہ مکرمہ میں مولود مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

ذکر کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ اور مولود پڑھنے والے کے لئے سزا مقرر ہے۔ کیونکہ اس کو شرک قرار دیا گیا ہے۔ درود شریف بصیغہ یا پڑھنے والے کو قتل کر دینے کی دھمکی ہے۔ جبل عرفات پر کھڑے ہو کر امام نے خطبہ نہیں پڑھا۔ کیونکہ اسے بھی بدعات سیئہ سے قرار دیا گیا ہے۔ حاجیوں کے ساتھ نرمی اور سلوک یہ ہوا ہے کہ رابغ سے مکہ مکرمہ تک چار گنی (پونڈ) کرایہ مقرر ہوا تھا۔ جو حاجیوں سے وصول کر لیا گیا۔ مگر ہمارے سوپر ولونٹ والوں کو ایک گنی فی حاجی دیا گیا۔ اس کے سوا بے شمار حالات ہیں جو طائف مبارک کے اور مکہ مکرمہ کے معتبر سماعی روایتوں پر مبنی ہیں۔ جن کے سننے اور لکھنے میں کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ حاجی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ سب حالات چند یوم تک ایک بیرسٹر اور منہو یو آدمی کے قلم سے بصورت کتاب ضخیم پبلک کے ہاتھ میں پہونچیں گے۔ تو ہندوستان کو معلوم ہو جائیگا کہ اخبارات میں جو غلط در غلط حالات درج کر کے پبلک کو دھوکے میں رکھا گیا ہے۔ کن لوگوں کا پروپاگنڈا اور بے ایمانی ہے۔ آخر میں اللہ کریم سے میں دعا کرتا ہوں کہ اخبارات کے ایڈیٹروں کو خداوند کریم چشم حق بین اور قلب حق شناسی عطا فرما دے۔ اور وہ چونکہ پبلک کے نمائندے ہیں۔ جو حالات درج اخبار فرمایا کریں۔ رعایت اور طرفداری کو دل سے دور کر کے صحیح حالات لوگوں تک پہونچانے کی کوشش کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

(حکیم احمد علی سیکرٹری انجمن حنفیہ قصور) (انوار الاسلام لاہور)

---

# ایک کار خیر کا شکریہ

میں معہ جملہ شیعان حیدر کرار و سنت الجماعت و نیز اہل ہنود شہر رائے بریلی و انجمن حیدریہ قصبہ نصیر آباد ضلع رائے بریلی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خاکسار کے گشت سوم کو نوحہ خوانی و پرجوش ماتم سے خاص زینت بخشی اور داخل حسنات ہوئے۔ ممبران انجمن مذکورہ نے بلا کسی عوض کے یہ زحمت گوارا فرما کر احقر کو ہمیشہ کے لئے ممنون احسان کیا۔ اور ساتھ ہی اسکے ہمارے شہر کے کوتوال صاحب تھانہ دار صاحبان معہ پنیتیس۔ چالیس جوان مسلح کانسٹبلوں کے نہایت ہی حسن انتظام سے کربلا معلی تک جسکا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ میل ہے۔ شریک گشت رہے۔ جسکے سبب سے گشت کی رونق دوبالا ہو گئی۔ میں ان لوگوں کا بھی بے حد شکر گذار ہوں۔ اور دست بدعا ہوں کہ خدایا جملہ اصحاب شرکت کردہ گشت کو ہر آفات ارضی و سماوی سے محفوظ اور اس گشت کو تا ابد قائم رکھ۔ آمین ثم آمین۔ (سید سرفراز حسین خلف سید محمد جان صاحب محلہ جہاں آباد شہر رائے بریلی)

# لاہور میں ایک مردم خور پٹھان کی سنسنی خیز گرفتاری

لاہور ۱۲۔ اگست ۔ شاہ عبدالمعالی کا واقعہ ہے کہ دو لڑکے اور ایک لڑکی باہر میدان میں کھیل رہے تھے ۔ یہ دونوں لڑکے آپس میں بھائی تھے اور لڑکی ان کی رشتہ دار تھی ۔ ان بچّوں کی عمریں پانچ اور چھ سال کے درمیان تھیں ۔ ان لڑکوں کا والد بچّوں کو واپس گھر لے جانے کی غرض سے باہر نکلا ۔ اس نے دیکھا کہ بچّے کھیل رہے ہیں ۔ اور ایک پٹھان جسکی عمر ۳۰ سال کے لگ بھگ ہوگی ذرا دور کے فاصلہ پر بچّوں کی طرف تاک لگائے کھڑا ہے ۔ لڑکوں کے والد نے جسکا نام نکّا ہے ۔ خیال کیا ہے کہ پہلے میں لڑکوں کو گھر چھوڑ آؤں ۔ پھر لڑکی کو آکر لے جاؤں گا ۔ لیکن وہ ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا ۔ کہ اس نے لڑکی کے رونے کی آواز سنی ۔ اس نے واپس آکر دیکھا کہ وہی پٹھان لڑکی کو بغل میں دبائے ہوئے ہے ۔ نکّا کو دیکھ کر پٹھان نے لڑکی کو زمین پر پھینکدیا ۔ جس سے اسے چوٹ آئی ۔ نکّا نے پٹھان کو پکڑ لیا اور اسے پاگل سمجھ کر میوہ منڈی کے قریب لے جاکر چھوڑ دیا اسی موقعہ پر ایک سپاہی ملا اس نے کہا کہ آجکل پٹھان لوگ لڑکے اور لڑکیوں کو اٹھا کر لیجاتے ہیں پھر تم نے اس شخص کو کیوں چھوڑ دیا ۔ اس پر نکّا سپاہی کے ساتھ پٹھان کی تلاش میں جانیکو تیار ہوگیا اتفاق سے ایک شخص مسمی دینا ناتھ کو جو اسوقت قلعہ گوجر سنگھ کی طرف جا رہے تھے ۔ اس پٹھان کی نقل و حرکت پر شبہ ہوا ۔ اور وہ یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ پٹھان کیا کرتا ہے ۔ اور کہاں جاتا ہے اس کے پیچھے ہوئے ۔ آگے چل کر پٹھان نے پنڈت دینا ناتھ سے کہا کہ تم میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو ۔ پنڈت دینا ناتھ نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا ۔ تھوڑی دور چلکر پٹھان نے پنڈت دینا ناتھ کو پکڑ لیا ۔ اور کہا کہ اگر تم واپس نہیں چلے جاؤ گے تو میں تمہیں چھری سے زخمی کر دونگا ۔ اس پر پنڈت دینا ناتھ واپس ہو گئے ۔ قلعہ گوجر سنگھ کے قریب یہ پٹھان سپاہی اور نکّا کو ملا ۔ سپاہی نے اسے گرفتار کر لیا ۔ اور کوتوالی میں لے آیا ۔ سردار امریک سنگھ صاحب نے اسکا بیان قلمبند کیا ۔

## پٹھان کا بیان

پٹھان نے کہا کہ میرا نام محمد جان ہے ۔ ہم نے ابھی تک لاہور سے چالیس پچاس کے قریب بچے اٹھائے ہیں ۔ ہم انھیں مار کر کھا جاتے ہیں ۔ شہر لاہور میں ایک شخص مسمی عباس میوہ منڈی اور دوسرا عبداللہ کباب فروش یہ دونوں آدمی اس کام کو سرانجام دیتے ہیں ۔ یہ لوگ یہودی ہیں مجھے ان لوگوں نے ملازم رکھا ہوا تھا ۔ میرا کام ہی لڑکے اور لڑکیاں اٹھانا ہے " محمد جان کے

بیان کے بعد عبداللہ اور عباس کو بلوایا گیا۔ اور ان کے بیانات قلمبند کئے گئے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ عرصہ دس پندرہ سال سے لاہور میں مقیم ہیں۔ اور کباب بنا کر بیچتے ہیں۔ محمد جان ملازم اس کے پاس پانچ چھ سال پیشتر ملازم تھا۔ لیکن اس کے بعد وہ کہیں چلا گیا تھا۔ ایک دو روز کا ذکر ہے۔ وہ پھر ہمارے پاس آیا۔ اور ملازمت کے لئے درخواست کی۔ ہم نے کہا کہ ہمارے پاس آگے ہی تین چار لونڈے ملازم ہیں۔ اس لئے ہم تمہیں نوکر نہیں رکھ سکتے۔ لیکن عبداللہ اس بات پر رضامند ہو گیا کہ اگر محمد جان صرف روٹی کھا کر میرا کام کرنا پسند کرے۔ تو میں اسے ملازم رکھ لونگا۔ اس پر محمد جان نے رضامندی کا اظہار کیا۔ محمد جان کا زیر دفعہ ۳۶۴ تعزیرات ہند چالان کر دیا گیا ہے۔ آج اسکا ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔ سردار امریک سنگھ صاحب کا جنہوں نے ملزم کا چالان کیا ہے۔ بیان ہے کہ اس پٹھان کی گرفتاری کے بعد میرے پاس آٹھ دس آدمی آچکے ہیں۔ جن کے بچے عرصہ سے گم ہیں۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ امید ہے بہت سے اہم راز کا انکشاف ہوگا۔ (پرتاپ لاہور)

# تعلیم و تربیت یتامے

مجلس منتظمہ مدرسۃ الحفاظ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بیرونجات سے سادات و مومنین کے یتیم بچے جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ مدرسۃ الحفاظ ان کی تعلیم و تربیت اور ضروریات مصارف کا کفیل ہوگا۔ تعلیم دینیات اور قرآن حفظ کرانے کے علاوہ ان کو کتابت اور کاپی نویسی کا کام بھی سکھلایا جائیگا۔ تاکہ تعلیم مدرسہ سے فارغ ہو کر وہ کاپی نویسی کے ذریعہ بوجہ احسن اپنی معاش کا انتظام کر سکیں اور دوسرے حافظوں کی طرح وہ قرآن فروشی سے پیٹ پالنے میں محتاج نہ رہیں لہذا گذارش ہے کہ جہاں کہیں شیعہ یتیم بچہ سیّد ہو یا اُمتی۔ بوجہ لاوارثی دربدر پھرتا ہو اور کوئی اسکا وارث اور پرسان حال نہ ہو۔ مومنین فوراً اسکو قربۃً الی اللہ لاہور کا ٹکٹ دیکر حسب ذیل پتہ پر بھیجدیں۔ اور اجر عظیم حاصل کریں۔

حکیم شیخ بہادر حسین جنرل سیکرٹری شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور

## فرقہ چکڑالوی

بدقسمتی سے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے بھی مرزا قادیانی کی بیشمار کمائی سے رشک کرتے ہوئے سرزمین پنجاب میں نئے مذہب کی تخم ریزی کرنی چاہی اور اس مذہب کی بنیاد اسی اصول پر قائم کی جو حضرت عمر نے پیغمبر اسلام کے پہلے چکڑالوی نے حسبنا کتاب اللہ کہکر ملت واحدہ کو تہتر مذہب کی ہیئت کی شکل میں متفرق کر دکھایا۔ اور اسکے مریدان باوفا نے اسی اصول کی بنا پر پیغمبر اسلام کے خلیفتین اور ثقلین سے ثقل ثانی یعنی خلفاء معصومین علیہم السلام سے بیزاری اختیار کرکے ثقل اول یعنی قرآن فہمی میں غلط شاہراہ اختیار کرلی تھی۔ ایسے چکڑالوی خلیفے نے اسی اصول کی بنا پر تمام احکام اسلام رائجہ بین المسلمین کو حتیٰ کہ صوم و صلوۃ و حج زکوٰۃ۔ کلمہ و اذان تک کو روایتی احکام کہکر بدل ڈالا ہے۔ اور اپنے موضوعہ احکام کو قرآنی احکام بتارہا ہے۔ کیا ہم انتظار کریں کہ وہ اپنی موضوعہ نماز کی ہیئت مخصوصہ مجموعہ یکجا لکھا کی نسبت قرآن میں یہ حکم دکھا سکیں گے کہ "یہی ہیئت مجموعہ قرآنی نماز ہے" اور کیا اس عقیدہ کی صفائی بھی پیش کرینگے۔ کہ خلفاء ثلثہ آپ خلفاء، مہاجرین اور انصار مانتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر مانتے ہیں تو کونسی آیت میں ثلثہ کے نام مذکور ہیں۔ ورنہ بجلاف قرآن آپنے ثلثہ کو آیات خلافت و مہاجرت کا مفہوم کس بنا پر مان لیا ہے اسکا معقول جواب آپکی طرف سے شائع ہونے پر ہم آپکو قابل خطاب سمجھ سکیں گے۔ ورنہ رسالہ "اشاعت قرآن" سے تو آپکا اپنی اشاعت و شہرت کے سوا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔ مدیر

---

## الحاق نسب

(از جناب ابوالاعجاز صاحب سابق حنفی حال شیعہ مبلغ لاہوری)

چند دن ہوئے کہ قوم سدھار کمیٹی لائلپور کا ایک اشتہار بعنوان "اے عربی النسل شیرو بیدار ہو جاؤ" میری نظر سے گذرا۔ عنوان کو دیکھتے ہی میرے دل میں بہترانہ خیالات جاگزین ہوئے۔ لیکن جسوقت مضمون اشتہار پڑھا۔ تو معلوم ہوا کہ قوم سدھار کمیٹی دراصل میراثیوں کی ایک جماعت ہے۔ جو اپنے آپ کو عرب کے قبائل میں شمار کرکے اعلیٰ خاندانوں کے ساتھ ملانا چاہتی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ ان کی مخالفت پر کمربستہ ہوں۔ لیکن میرے نزدیک ان کی یہ کارروائی قابل ستائش ہے۔ کہ انہوں نے چودہ سو سال کے بعد اپنی اصلیت کا پتہ تو لگا لیا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ قوم سدھار کمیٹی کو کتب تواریخ پر پورا پورا عبور نہیں۔ ورنہ انہیں ایک ایسے مقتدر نساب کا حال معلوم ہو جاتا۔ جس کی وجہ سے ان کی قوم ایک اعلیٰ قوم تصور کیجاتی۔ اور ساتھ ہی اکثر قوموں

بر فوقیت حاصل کرلیتی۔ لیجئے یہ خاکسار قوم سدھار کمیٹی لائلپور کی خاطر ایک ایسی تاریخ کا پتہ دیتا ہے کہ جو ہر کتب فروش سے بآسانی دستیاب ہوسکتی ہے۔ ملاحظہ ہو تاریخ الخلفاء عربی جس میں علامہ جلال الدین سیوطی یوں رقمطراز ہیں۔ "وکان ابوبکر نسّاب" یعنی ابوبکر بڑے نساب تھے۔ تاریخ الخلفاء اردو صــــ اس تاریخ سیوطی نے ہمیں بتا دیا کہ جناب ابوبکرؓ بھی نسّاب تھے۔ اور یہ بھی ہر شخص جانتا ہے۔ کہ جناب ابوبکر عربی النسل بھی تھے۔ اب قوم سدھار کمیٹی لائلپور جو خود کو عربی النسل تسلیم کرتی ہے۔ وہ اس بات کا اعلان کرے۔ کہ وہ قریشی صدیقی ہیں۔ اور حضرت ابوبکر کی اولاد سے ہیں۔ اگر ایسا کرنے سے کمیٹی نے انکار کیا تو ہم سمجھ لیں گے کہ ان کا دعویٰ باطل ہے۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا مضمون المحافظ کے دفتر میں گذشتہ ماہ میں موصول ہوا۔ لیکن قلت جگہ کے باعث نہ درج ہوسکا۔

# لاہور کا عشرہ محرم

نوابی مقدمہ کے فیصلے کے بعد ذوالجناح نکالنے کا حق نواب محمد علی خاں صاحب کو مل گیا۔ اور محرم کا جس قدر خرچ ہوا وہ بھی نواب محمد علی خانصاحب نے کیا۔ ۶۔ محرم الحرام کو بھاٹی دروازہ سے فقیر ناصر الدین صاحب ماتم کے ساتھ علم نکالتے ہیں۔ امسال وہ بھی مبارک حویلی میں نہیں گیا۔ اور دیگر سب امام باڑوں میں ماتم داروں کے ساتھ گیا اور نہ ہی ساتویں محرم کو مہندی کا کوئی ذوالجناح مبارک حویلی میں گیا۔ شب عاشورہ کو بھی نواب محمد علی خاں قزلباش ہر ایک امام باڑہ میں تشریف لے گئے۔ اور شمع و گلاب کی نذر چڑھائی۔ بازاروں کی سبیلوں پر بھی نذرانہ دیا۔ چونکہ تمام شیعہ قوم۔ علمائے شیعہ و مجتہدین شیعہ کے فتاوے پر عمل پیرا ہو کر نواب محمد علی خانصاحب کے ساتھ تھی۔ اور سردار نثار علی خاں کا کسی نے ساتھ نہیں دیا۔ سوائے چند ملازموں کے۔ اس لئے گورنمنٹ عالیہ نے نواب محمد علی خانصاحب قزلباش کو ذوالجناح نکالنے کا حکم دیا۔ سردار نثار علی خاں کو حکم ہوا کہ تم اپنی حویلی کے اندر گھوڑا نکال سکتے ہو۔ باہر نکالنے کا حکم نہیں۔ نواب محمد علی خانصاحب نے ڈپٹی سید دلاور علی شاہ صاحب مرحوم کے امام باڑہ واقعہ کوچہ چہل بیبیاں سے شب عاشورہ کو بعد مجلس ۲ بجے ذوالجناح نکالا۔ جسکے ساتھ تمام قوم کثیر مع۔ قوم

خواجگان۔ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ ہندوستانی۔ اور دیگر شہروں و دیہات کے باشندے ماتم کرتے ہوئے جارہے تھے۔ بم گیس تھے۔ بڑے بڑے بوڑھے آدمی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آجتک رات کو ذوالجناح کے ساتھ ماتمیوں کا اتنا بڑا ہجوم نہیں دیکھا تھا یہ جلوس منڈی کے راستہ سے ہوکر چوک میں پہونچا۔ اور پھر وہاں سے تمام امام باڑوں سے ہوکر ۳½ بجے صبح امام باڑہ سید سیدے شاہ میں داخل ہوا۔ پھر وہاں سے صبح ۵½ بجے ماتم کرتا ہوا جلوس نکلا۔ خلقت بے شمار تھی۔ اندازہ لگانا مشکل تھا۔ جہانتک نگاہ جاتی تھی۔ سرہی سر دکھائی دیتے تھے۔ تین میل لمبا جلوس تھا۔ راستہ میں جابجا ہر ایک بازار میں آرائش و زیبائش کے ساتھ برادران اہلسنت نے سبیلیں لگائی تھیں جن میں دودھ اور شربت تھا۔ بازار اور مکانات ذوالجناح کی زیارت کرنے والوں سے بھرے ہوئے تھے۔ پولیس کا انتظام بہت ہی اچھا تھا۔ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملا۔ تمام آنریری مجسٹریٹ۔ مجسٹریٹ۔ پولیس آفیسران۔ سٹی کوتوال۔ ڈپٹی کمشنر۔ کپتان پولیس اور ہندو مسلم رؤسا شہر ذوالجناح کے ہمراہ تھے۔ ۴½ بجے عصر ذوالجناح امام باڑہ گامے شاہ میں داخل ہوا۔ محرم لاہور میں بالکل خیریت سے گذر گیا۔ (نامہ نگار)

---

# محرم جھنگ و مگھیانہ

(از جناب مولوی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر مقیم جھنگ)

الحمدللہ کہ عشرہ محرم جھنگ و مگھیانہ میں خیریت سے گذرا۔ امسال گو اختلاف رؤیت ہلال سے جھنگ میں دو روز تعزیہ نکلے۔ مگر ماتم سیدالشہدا علیہ الصلوۃ والسلام میں خوب زور شور رہا۔ ہر دو روز لوگوں کا زیادہ اژدحام تھا۔ بلا تفریق مذہب ہر ایک فرقہ اسلام شامل رہا۔ جھنگ و مگھیانہ میں بباعث ابر و بادل محرم کا چاند دکھائی نہ دیا۔ مگر ۳۰ دن پورے ہونے اور بیرونجات خاصکر لاہور۔ ملتان۔ احمد پور تھانیاں شاہ وغیرہ سے شہادت کا فی ملنے پر اور جناب مولانا مولوی امیرالدین صاحب کھوکھر رئیس چک جلال الدین لعلعہ کی شہادت زبانی جناب رئیس المتکلمین و زبدۃ العارفین سید پیر محسن علیشاہ صاحب ہمزوانی قمہ باہمت چاند ماہ رمضان کے۔ سید حسن شاہ صاحب و سید ریاض حسین شاہ صاحب

تعزیہ داران نے عشرہ محرم کی مخصوص وبرکت شب شہادت واعمال شب عاشورہ کو ضائع نہ کرنے کی خاطر تمام شہادات کو قبول کرکے یہ اجازت حکام وافسران ضلع جھنگ شنبہ کے روز اپنا تعزیہ اٹھایا۔ مگر جھنگ شہر کے باقی تعزیہ داران نے اتفاق نہ کیا۔ وعشرہ محرم کی برکات وخصوصیات کو ضائع کردیا۔ اس طرح شنبہ ویکشنبہ کو شہر جھنگ میں دوروز تعزیے نکلے۔ اور دونوں روز ماتم حسینی برپا رہا اہل سنت والجماعت شہر جھنگ نے بھی عشرہ محرم شنبہ کے روز منایا۔ اور ہمارے ساتھ اتفاق کیا۔

**سنی مولویان:**۔ حسب معمول اسال بھی مولوی صاحبان اہل سنت نے متصل امام باڑہ فقیر محمد احسن۔ مسجد میاں داد میں وعظ کے ڈیرے ڈنڈے جمائے اور تین روز تک وعظ کرتے رہے۔ چونکہ مذہب امامیہ کی مخالفت میں کلام کرنے سے وہ حکماً روکے گئے ہوتے ہیں۔ اسواسطے زیادہ تر فضائل وشہادت سیدنا امام حسین علیہ السلام پر وعظ ہوا کئے۔ اور ایک مولوی صاحب نے سورۂ دہر کی تفسیر کرکے اہلسنت کو فضائل اہلبیت رسالت صلعم سے مسرور کیا۔ اور اعجاز مرتضیٰ علیہ السلام سنا کر خوش کیا۔ متولیان امام باڑہ کی طرف سے زیادہ نرمی برتی گئی۔ اور ان کے وعظ میں ہرگز خلل نہ ہونے پایا۔ اور متولی صاحبان نے ان کو وعظ کے واسطے کافی وقت دیا۔ امید ہے کہ شہر جھنگ کے سنی صاحبان شاہ صاحبان کے ممنون ومشکور ہونگے۔

اب سے دور شاہ صاحب سید احمد شاہ ہزاروی پنجابی واعظ مخالف ومعاند مذہب امامیہ ودشمن فرقۂ شیعہ مفسد وفتنہ انگیز بھی تشریف فرما ہوئے۔ ایک دو معمولی وعظ مسجد میاں داد میں کئے۔ آپ کی بسم اللہ ہمیشہ ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ اپنے سنی حضرات کو اسطرح خطاب کرتے ہیں۔ "او منافقو"۔ "او دورنگیو" "او بے ایمانو"۔ "او وعدہ شکنو" تم نے وعدہ کرکے شیعوں سے قطع تعلق نہ کیا تعزیہ کو نہ چھوڑا۔ میری اور میرے باپ کی بیعت کو توڑا۔ غرض اپنے مریدوں کو خوب شرمندہ کیا۔ پھر از سر نو تجدید بیعت کی اور حاضرین سے شیعوں سے بائیکاٹ کرنے کے واسطے قسم اٹھوائی۔ صرف ایک دو جاہل اشخاص کے باقی کوئی سنی کھڑا نہ ہوا۔ آپ بڑے غصے ہوئے۔

# بحور الغمہ جلد ثالث

یہ کتاب مشہور ہے بہت برس سے۔ نایاب تھی۔ اس حقیر نے حق حیدری ادا کر کے مطبع نولکشور لکھنؤ میں خوشنما بڑے حروف میں کاغذ چکنا موٹا سفید پر طبع کرائی ہے۔ اس میں ایکسو سولہ ۱۱۶ مجلسیں ہیں۔ ہر مجلس قرآن شریف کی آیت سے شروع ہے۔ اس کی تفسیر تاویل اور احکام وغیرہ بیان کر کے نصائح فضائل معجزات عمدہ حکایات اور مصائب لکھے ہیں۔ پہلی چودہ مجلس میں چہاردہ معصوم علیہم السلام کی ولادت فضیلت معجزہ اور شہادت وغیرہ کا احوال ہے۔ اور تمام مجلسوں میں شہدائے کربلا کا احوال اول سے آخر تک ہے۔ یعنی مدینہ سے روانہ ہونا۔ مکہ معظمہ جانا۔ وہاں سے کوفہ جانا۔ راستہ کا احوال۔ کربلا سے تا کوفہ اور کوفہ سے تا شام۔ اور شام سے اہلبیت علیہم السلام کا مدینہ جانا۔ سوگ اتروانا سے علاوہ اس کے ثواب زیارت اور بہت تعقیب اور راست قصے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ آٹھ سو صفحہ ہیں۔ قیمت ساڑھے پانچ روپیہ مجلد چھ ۶ روپے

**قرآن شریف:**۔ کارڈ سائز خوشخط مجلد دو روپیہ۔

**قرآن شریف:**۔ لاکٹ معہ خوردبین نمبر اول دو ۲ روپیہ دوئم ڈیڑھ روپیہ

عقیق کے چین گھڑی کے واسطے دو ۲ روپیہ بارہ آنہ (۱۲/۲ عہ)

**فیروزہ:**۔ چار آنہ سے پانچ روپیہ تک۔ مفاتیح الجنان اردو مسائل کی کاغذ عمدہ سوا سو صفحہ بطور سوال و جواب مصدقہ مولانا جناب سید محمد باقر صاحب دام ظلہٗ مجلد ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ

## حاجی غلام علی مدیر راہ نجات بھاؤنگر کاٹھیاوار

[illegible] نے دفتر الحافظ لاہور سے شائع کیا

